

112173-چوپائے سے بدکاری کرنے والے کو تعزیر لگائی جائیگی اور جانور قتل کر دیا جائیگا

سوال

کیا کسی بکری کے ساتھ کوئی شخص جنسی زیادتی کرے تو اس کا گوشت کھانا جائز ہے، اور کیا اس کا دودھ پینا جائز ہوگا؟

پسندیدہ جواب

جس چوپائے کے ساتھ لواطت کی گئی ہو
اس جانور کو قتل کر دیا جائیگا، اور اس کا گوشت نہیں کھایا جائیگا، اور اگر وہ جنسی
زیادتی کرنے والے شخص کی ملکیت ہو تو اس کی کوئی ضمان نہیں، لیکن اگر کسی دوسرے کی
ملکیت ہو تو اسے اس جانور کی ضمان اور قیمت بھی ادا کرنا ہوگی۔

اور بد فعلی کرنے شخص کو تعزیر
لگائیگی، اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اسے قتل کر دیا جائیگا، کیونکہ اس میں درج ذیل
حدیث وارد ہے، لیکن یہ حدیث ضعیف ہے۔

عکرمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جسے تم کسی چوپائے کے ساتھ بد فعلی
کرتے ہوئے پاؤ تو اسے قتل کر دو، اور چوپایا بھی قتل کر دو“

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
دریافت کیا گیا:

چوپائے کو قتل کیوں کیا جائیگا؟

تو انہوں نے فرمایا: اس سلسلہ میں
میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا، لیکن میرا خیال یہ ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند کیا کہ اس کا گوشت کھایا جائے، یا اس سے نفع
اٹھایا جائے، اور اس سے ایسی بد فعلی کی گئی ہو۔

سنن ترمذی حدیث نمبر (1455) سنن

ابوداؤد حدیث نمبر (4464) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2564) اس حدیث کو ابوداؤد اور طحاوی نے ضعیف قرار دیا ہے اور امام ترمذی نے اس حدیث کے بعد کہا ہے: اور سفیان ثوری نے عاصم سے اور انہوں نے ابورزین سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا ہے کہ:

”جو چوپائے کے ساتھ بد فعلی کرے اس پر کوئی حد نہیں“

ہمیں یہ محمد بن بشار نے عبد الرحمن بن ممدی سے اور وہ سفیان ثوری سے بیان کیا ہے، اور پہلی حدیث سے یہ زیادہ صحیح ہے، اور اہل علم کے ہاں عمل بھی اسی پر ہے، اور امام احمد اور اسحاق کا قول بھی یہی ہے۔

اور الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

”جمہور فقہاء کا مسلک ہے کہ چوپائے کے ساتھ بد فعلی کرنے والے پر کوئی حد نہیں، لیکن اس پر تعزیر لگائی جائیگی، کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ:

جو چوپائے کے ساتھ بد فعلی کرے اس پر کوئی حد نہیں“

اور اس طرح کا قول توقیف سے ہی کہا جاسکتا ہے، اور اس لیے کہ سلیم الطبع اس کا انکار کرتی ہیں، تو حد لگانے کی دلیل نہیں لی جاسکتی۔

اور شافعیہ کا قول ہے:

اسے زنا کی حد لگائی جائیگی، اور امام احمد سے بھی ایک روایت یہی ہے۔

اور شافعیہ کا ایک دوسرا قول یہ ہے:

اسے مطلقاً قتل کیا جائیگا، چاہے وہ شادی شدہ ہو یا کنوارہ۔

اور جمہور فقہاء (احناف، مالکیہ،

شافعیہ) کا مسلک ہے کہ: چوپایا قتل نہیں کیا جائیگا، اور اگر قتل کر دیا جائے تو بغیر کسی کراہت کے کھانا جائز ہے، مالکیہ اور شافعیہ کے ہاں اگر وہ کھائے جانے والے جانور میں سے ہو، اور ابویوسف اور محمد نے اسے کھانے سے منع کیا ہے، ان کا کہنا ہے:

اسے ذبح کر کے جلادیا جائیگا۔

اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اس کی اجازت دی ہے، اور احناف نے اس سے زندہ یا مردہ نفع لینے کی کراہت بیان کی ہے۔

اور خابلہ کا مسلک یہ ہے کہ: چوپایا قتل کیا جائیگا چاہے وہ اس کی اپنی ملکیت ہو یا کسی دوسرے کی، اور چاہے کھایا جانے والا ہو یا نہ کھایا جانے والا۔

شافعیہ کے ہاں بھی یہی قول ہے، کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے:

”جو چوپائے سے بد فعلی کرے اسے قتل کر دو، اور چوپایا بھی قتل کر دو“

اور شافعیہ کے ہاں ایک اور قول بھی ہے:

اگر کھایا جانے والا ہو تو اسے ذبح کیا جائیگا، اور اگر کھائے جانے والی جنس میں سے ہو تو انہوں نے اسے کھانے کی حرمت صراحت سے بیان کی ہے

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (33/24)
(.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”اور اگر انسان کسی چوپائے سے بد فعلی کرے تو اسے تعزیر لگائی جائیگی، اور جانور قتل کر دیا جائیگا کیونکہ وہ حرام اور مردار ہے۔

اور اگر وہ جانور اس کی اپنی ملکیت ہو تو اس کا نقصان ہوگا، اور اگر کسی دوسرے کا ہو تو بد فعلی کرنے والا مالک کو اس کی قیمت ادا کریگا۔

اور ایک قول یہ بھی ہے :

جو چوپائے سے بد فعلی کرے اسے قتل کر دیا جائیگا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

”تم جسے چوپائے کے ساتھ بد فعلی کرتے ہوئے پاؤ اسے قتل کر دو، اور چوپایا بھی قتل کر دو“

اور اس عموم سے اہل علم نے یہ اخذ کرتے ہوئے کہا ہے :

چوپائے کی فرج کسی بھی حالت میں حلال نہیں تو یہ لواطت کی طرح ہوگا۔

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے، اس لیے جب اہل علم کے ہاں یہ حدیث ضعیف ٹھہری تو وہ دو چیزوں میں سے ہلکی اور خفیف کی طرف مائل ہوئے، اور وہ چوپائے کا قتل ہے، لیکن آدمی کو قتل نہیں کیا جائیگا؛ کیونکہ اس کی حرمت زیادہ عظیم ہے، لیکن آدمی کو اس معصیت کی وجہ سے تعزیر لگائی جائیگی۔

اور عام قاعدہ اور اصول ہے کہ :

ہر اس معصیت و نافرمانی میں تعزیر واجب ہے جس میں حد نہ ہو، اور نہ ہی کفارہ ہو“ انتہی

ماخوذ از: الشرح الممتع (245/14)

۔(

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

”چوپائے کو قتل کرنے کی علت میں
فتحاء کا اختلاف ہے :

اس لیے قتل کیا جائیگا کہ وہ فاعل کے
لیے عار کا باعث ہے، اور جب اسے دیکھے گا تو اسے فعل یا آئیگا۔

ابن بطہ سے ان کی سند کے ساتھ مروی
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”جسے تم چوپائے کے ساتھ بد فعلی کرتے
ہوئے پاؤ اسے قتل کر دو، اور چوپائے کو قتل کر دو۔

لوگوں نے عرض کیا : اے اللہ تعالیٰ کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم چوپائے کا کیا قصور ہے ؟

تو انہوں نے فرمایا :

یہ اور یہ نہ کہا جائے ”

اور یہ بھی کہا گیا ہے : تاکہ وہ
بد صورت مخلوق نہ بنے۔

اور ایک قول یہ بھی ہے : تاکہ کھایا
نہ جائے، اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی علت بیان کرتے ہوئے اسی طرح
اشارہ کیا ہے ”انتہی

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (60/9)
۔

اس سے معلوم ہوا کہ بد فعلی کی گئی
بکری کے دودھ سے فائدہ حاصل نہیں کیا جائیگا، اور نہ ہی اسے چھوڑا جائیگا، بلکہ اسے
قتل کر کے اس سے چھٹکارا حاصل کیا جائیگا۔

واللہ اعلم۔